Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے افضل اور رحم کے شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۴۵	مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۲۴ء	جلد ۲۶

دار الامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کثرت کار اور بے حد مصروفیت کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ آپ کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین آپ کے دوسرے گھر میں پہلے کی نسبت آرام ہے۔

۳ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو بعد عصر لجنۃ اماء اللہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے خدام سفر کو ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان میں کیا گیا تھا۔ مکان کو نہایت عمدگی سے سجایا گیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کے قطعات آویزاں تھے اور نہایت فراخ دلی سے میزوں پر اطعمہ لذیذ چنے گئے تھے جو ۱۶ مختلف قسم کے تھے ظالم طبع لوگ اس کا نام بھی اسراف رکھیں گے لیکن اخلاص و ارادت کا اظہار انسان کے ایمان کا موجب ہوتا ہے اور اسے خدا کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بہر حال ان کو آتش حسد میں جلنے کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔ قرآن مجید کی تلاوت شہید ماریشس کی بیوہ نے کی۔ اور اس کے بعد استانی میمونہ بیگم نے ایک نظم پڑھی اور استانی سکینۃ النساء نے ایڈریس پڑھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ ایڈریس نہایت قابلیت سے لکھا گیا تھا۔ اور میں اس کو بہترین ایڈریس سمجھتا ہوں۔ یہ ایڈریس اور اس کا جواب رسالہ تادیب میں انشاء اللہ شایع ہوتا ہے۔

سالانہ جلسہ کی طیاریوں میں ذمہ وار احباب مصروف ہیں۔

جنوری ۱۹۲۵ء سے انشاء اللہ العزیز الحکم ایک خاص شان سے شایع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے

عرفانی

میرا شکریہ قبول ہو

سفر یورپ سے واپسی پر کثرت سے احباب مبارکباد کے خطوط بھیج رہے ہیں میں ان احباب کے اخلاص و محبت کو دیکھتا ہوں اور اپنی کمزوریوں اور نا قابلیتوں کو دیکھتا ہوں تو از بس نادم اور شرمندہ ہوتا ہوں میں ان سب احباب کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں اور نادم ہوں کہ ان کے خطوط کا جواب نہیں دے سکتا۔

عرفانی

درخواست دعا

سلسلہ احمدیہ کے ایک پرجوش اور صادق مخلص منشی ہاشم علی صاحب سنوری گرداور قانونگو بیمار ہیں۔ میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مخلص بھائی کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور

ایڈریس

سفر یورپ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی کامیاب واپسی پر جو مختلف ایڈریس جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے بمبئی سے قادیان تک آپ کو پیش کئے گئے وہ سلسلہ وار درج کئے جاتے ہیں ان ایڈریسوں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ جماعت اپنے مطاع و محسن آقا کے لئے کس قسم کے جذبات اخلاص و محبت اپنے سینوں میں رکھتی ہے *

عرفانی

(۱)

جماعت سانڈھن کا ایڈریس

سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ'.

لاکھ لاکھ حمد اس خدائے ذوالجلال کا جس نے ہمیں انسان بنا کر قوت گویائی عطا فرمائی کہ ہم اپنے مافی الضمیر کو ادا کر سکیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل انسان مبعوث فرما کر ہمیں اپنا گرویدہ بنایا پھر زمانہ حال میں نبی کریم کے سچے عاشق و بروز کامل حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجکر ہمیں دوبارہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی بیحد شکر ہے اس محسن ذات کا جس نے ہمیں مسیح موعود کے بعد پھر فضل عمر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی جیسا ہمدرد آقا اور غمخوار امام عنایت کیا کہ جس نے اپنی جسمانی کمزوری اور عدم مصروفیت کے باوجود ہماری عاجزانہ درخواست کو قبول فرمایا اور ہمارے اس گمنام گاؤں میں رونق افروز ہو کر ہمیں وہ شرف عطا کیا جو بڑے بڑے شہروں کو نہ ملا - پیارے آقا ہم کس زبان سے تیرا شکریہ ادا کریں - نہ تو ہمارے زبان میں طاقت اور نہ ہم شکریہ کے طریقوں سے واقف - ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنی اندرونی خوشی اور خوش نصیبی کا اظہار کر سکیں اور ان خیالات کو حضور کے پیش کریں جو آپ کی تشریف آوری اور اس عظیم الشان احسان پر ہمارے دل و دماغ میں موجزن ہیں - اے مسیح موعود کے لخت جگر اور ہمارے روحانی مقتدا قبل اس کے کہ ہم اپنے مافی الضمیر کا ٹوٹے ہوئے الفاظ میں اظہار کریں ہم آپ کی مغربی ممالک میں عظیم الشان کامیابی پر نہایت خلوص قلب سے دعا کرتے ہیں اور مبارکباد عرض کرتے ہیں - کہ حضور کا یہ سفر بڑی بڑی برکات کا موجب ہو - اور اسلام کے لئے بہت بڑی کامیابی کا پیش خیمہ ہو - حضور نے جو سکیم تجویز فرمائی ہے مسبب الاسباب خدا اس کے احسن سامان مہیا فرماوے آمین ثم آمین

اے اولوالعزم فضل عمر ہماری حالت قابل رحم ہے آپ خود ہماری حالت سے واقف ہیں - ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں - مگر پھر بھی اپنی تمنا کو پیش کرتے ہیں - ہم نہایت گندے لتھڑے ہوئے تھے اور ہماری حالت وقتی عرب کے باشندوں کی طرح گمراہی میں ترقی پر تھی - ہم کس مپرسی کی حالت میں تھے - نہ کوئی مسلمان ہم سے واقف تھا نہ ہم کسی سے - قریب تھا کہ ہم بھیڑیئے اور بیرونی کی خوراک بن جاتے - اور ہمیشہ کے لئے اپنی بدبختی پر مہر لگا دیتے - کہ آپ نے اور آپ کی جماعت نے ہماری حفاظت کی - اور ہم جلتے ہوؤں کو آگ سے نکالا اور روحانی پانی سے سیراب کیا - ہم اس بے شمار خدمات کا صلہ ادا کرنے سے قاصر ہیں - ہمارے پاس اس کا بدلہ دینے کے لئے بجز دعا کے اور کوئی چیز نہیں - آپ کا نام خدا تعالےٰ نے اپنے فرستادہ مسیح موعود کی زبان پر اولوالعزم کہا ہے - ہم اسی لقب کو آپکی خدمت میں بیان کرتے ہوئے بصد عجز و نیاز درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں مستقل طور سے احمدیت کا مرکز بنا دیا جاوے جس کی صورت یوں ہو کہ ایک مختصر مسجد بنائی جائے اور اپنے ماتحت ایک سکول قایم کیا جاوے - تا ہماری اولاد آئندہ چاہ ضلالت میں گرنے سے محفوظ رہے اور ہمارا مستقبل اچھا ہو - ہم یقیناً کہتے ہیں - کہ خدا نخواستہ اگر آپ کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ گیا اور جناب سے ہمارا تعلق منقطع ہو گیا - تو پھر اس علاقے میں ارتداد کی گھٹائیں زور سے چلنی شروع ہوں گی - اور ہمارے لئے بڑھ چڑھ کر مصیبتوں کا سامنا ہو گا - بالآخر ہم دعا کرتے ہیں - کہ اے محسن مولیٰ کریم تو ہمارے آقا اور روحانی مقتدا کی عمر و علم صحت و عافیت میں برکت ڈال - اور ہمارا تعلق پختہ کرا اور حضور پرنور کو قادیان دارالامان میں بخیر و عافیت خوش و خرم پہنچا - آمین ثم آمین -

خاکساران

جماعت احمدیہ سانڈھن

(۲)

ایڈریس جماعت شملہ و دہلی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

(بمقام دہلی جس کو خانصاحب برکت علی خانصاحب امیر جماعت احمدیہ شملہ نے ۲۲ نومبر ۱۹۲۴ء کی رات کو پڑھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امامنا و سیدنا	السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ'

حضور والا - ہم ممبران جماعت احمدیہ شملہ و دہلی جو کہ حضور کے ادنیٰ غلام ہونے کا فخر رکھتے ہیں حضور کو مع الخیر واپسی پر اور اس بے نظیر کامیابی اور نصرت پر جو کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بلاد غربیہ میں حضور کو عطا فرمائی ہے - تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ظل ہمایونی ہمارے سروں پر قایم رکھے - ہم سلسلہ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور نیز اسلام کی طلوع از مغرب کی پیشگوئی حضور کے عہد مبارک میں کامل طور پر پوری ہو -

حضور والا - سفر بلاد غربیہ جو حضور نے خدا کی راہ میں اختیار کیا تھا اور جسے خدا کے فضل اور رحم سے حضور نے پورا کیا ہے - یہ معمولی سفر نہیں بلکہ الہامی نوشتوں کے ماتحت ایک عظیم الشان سفر ہے جس سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے - مثلاً خدا کی کتاب میں مسیح موعود کا ایک نام ذوالقرنین بھی ہے - اور ذوالقرنین کے متعلق قران مجید میں مغرب الشمس پہنچنے کا صریح ذکر ہے - اور مسیح موعود علیہ السلام نے بھی صاف فرمایا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں لنڈن میں ممبر پر بیٹھا ہوں اور لیکچر دے رہا ہوں اور سفید چڑیوں کو پکڑا ہے - اور پھر بھی آپ نے فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے خلفا کے ہاتھ سے پوری ہوگی - سو الحمد اللہ کے حضور بحیثیت ظلی ذوالقرنین مغرب الشمس پہنچے اور بحیثیت خلیفۃ المسیح لنڈن میں لیکچر دیا جس سے سفید چڑیوں نے اسلام کی طرف رخ کیا اور انشاء اللہ جلد وہ لوگ جو گندے چشمہ پر پڑے ہوئے ہیں اسلام کے اس آب حیات کو پئیں گے جو مسیح موعود کے چشمہ سے جاری ہے اور جس کا اصل منبع فاران کی پہاڑیوں میں سے ظاہر ہوا جو ذات ستودہ صفات حضرت خاتم النبیں صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے -

حضور والا - یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں کھلے الفاظ میں فرمایا ہے کہ مسیح موعود مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السما - ظلی طور پر مسیح موعود کی پیشگوئی میں داخل ہے - اور وہیں یہ بھی فرمایا ہے کہ دمشقی منارہ پر مسیح کے نزول کی پیشگوئی ظاہری طور پر آپ کے کسی ظل کامل کے ذریعہ پوری ہوگی اب ہم آپ کے دمشق میں شرقی منارۃ البیضاء کے قریب نزول کو دیکھتے ہیں تو بے اختیار منہ سے سبحان اللہ نکلتا ہے پھر بات یہیں تک نہیں رہتی بلکہ دمشق کے قریب عکہ کو مکہ سے بہتر ٹھیرانے والے بابیوں اور بہائیوں کی اتمام حجت کے لئے خدا کی حکمت حضور کو عکہ * میں بھی لیجاتی ہے تا کہ وہ جو فرعون عکہ کی قید میں ہیں رہائی پائیں - اور اسیروں کی رستگاری کا نشان ظاہر ہو اور وہ جو طوبیٰ لمن رائے عکہ سے بہا اللہ کی صداقت کو پیش کرتے ہیں

* نوٹ - بعض کتب والا ایڈریس غلطی سے درج نہ ہو سکا آئندہ اشاعت میں درج ہوگا انشاء اللہ - عرفانی

* نوٹ - علاوہ ان ایڈریسوں کے بعض ایڈریس ... عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان پر ظاہر ہو کہ وہ خبر اس کے لئے انہیں تھی کیونکہ وہ تو وہاں* بحیثیت ایک قیدی یا نظر بند کے رہا ہے۔ دراصل یہ خبر مسیح محمدی کے خلیفہ محمود کی عظمت و شان کی وجہ سے وہاں جانے کی صورت میں پوری ہوئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس سفر میں اس باطل کا سر ہر جگہ حضور کے قدموں سے کچلا گیا۔ اور یقین ہے کہ اب یہ گروہ جو دشمن اسلام ہے مٹ جائے۔

حضور والا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام فضل عمر رکھا ہے۔ اور مسیح موعود نے آپ کو ظلی طور پر موعود و آخر الزماں کی خبر میں داخل کیا ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ واقعات نے جو سفر یورپ میں پیش آئے آپ کو ان ناموں کا مصداق واقعی ثابت کیا۔ چنانچہ غیروں نے بھی آپ کا ذکر "مسیح موعود" اور "عمر" کے نام سے کیا ہے اور "باب لد" پر قتل دجال کی خبر بھی لفظاً لفظاً ہماری تائید کرتی ہے کیونکہ تمام دنیا میں سوائے "لڈگیٹ" لنڈن کے اور کوئی باب لد نہیں جہاں حضور نے اسلام کی فتح کے لئے دعا کی اور اخبارات نے آپ کا تعارف اس نشانی کے ذریعہ لوگوں سے کرایا اور پھر یہ سفر ہی وہ مبارک سفر ہے جس میں لیظھرہ علی الدین کلہ کا وعدہ ربانی جو مسیح موعود کے لئے مخصوص ہے بلاد غربیہ میں نمائش کے موقعہ پر حضور کے دست مبارک پر ہوا۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے اس فضل عظیم کی وجہ سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور حضور کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ بیج جو اس سفر میں بویا گیا ہے جلد بار آور ہوا اور اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ دیکھیں۔ آمین

حضور والا۔ ہم نہایت ادب سے حضور کو اس بے بہا اضافہ پر جو کہ خاندان اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوا۔ تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کی ذریت پاک کو ترقی عطا فرمائے۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے ظلمت کافور ہو اور سلسلہ کا نورانی چہرہ دنیا کو منور کردے جیسا کہ منشاء الٰہی ہے۔

حضور والا۔ ہم حضور کی مفارقت سے طبعاً پریشان تھے لیکن جو مبارک پیغام حضرت بلاد غربیہ کو لیکر گئے تھے وہ منشاء الٰہی کے ماتحت تھا اور بہت ہی اہم تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی زبردست پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اس لئے ہم نے حضور کی مفارقت کو جو کہ حقیقتاً ہمارے لئے سخت باعث تکلیف تھی برداشت کیا۔ یورپ جانے کا مشورہ تو ہم نے خوشی سے دیا۔ مگر وہ گھڑی جس وقت حضور ہم سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے۔ ایسی سخت تھی کہ ہم بیان نہیں کر سکتے ہم اس وقت کہتے تھے کہ ہم نے کیوں حضور کو یورپ جانے کا مشورہ دیا مگر چونکہ فتح یورپ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں سے رکھی گئی تھی وہ آپ کے مبارک ہاتھوں پر آسمان پر مقدر ہو چکی تھی اس لئے ہم اس آسمانی فیصلہ پر صدق دل سے راضی ہو گئے اور ہم نے حضور کی علیحدگی کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔

حضور والا۔ ہم نے حضور کی غیر حاضری میں کوئی نماز ایسی ادا نہیں کی جس میں حضور کی نصرت اور کامرانی کے لئے درگاہ باری سے استمداد نہ کی ہو۔

حضور والا۔ جہاں ہم اخبارات انگلستان اور ہند میں حضور کی بے حد نصرتوں اور کامیابیوں کا غلغلہ پڑھ کر مسرور اور شاداں ہوتے تھے۔ وہاں چند ایک ایسے سانحات دل خراش نے بھی ہم کو پریشان کئے رکھا جو کہ تمام جماعت احمدیہ کے لئے پریشان کن تھے۔ اور یہ وہی رنج دہ واقعات تھے جن کا نظارہ قبل از وقت دکھایا گیا تھا جس کی وجہ سے حضور نے فرمایا تھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر اوروں کو معلوم ہوتا تو وہ کبھی اتنا لمبا سفر اختیار نہ کرتے چونکہ حضور کی طبیعت بحری اور بری سفروں کے اور متواتر مصروفیتوں کے باعث تنگ ہو چکی ہے اس لئے دل نہیں چاہتا کہ ان واقعات کا ذکر کر کے حضور کے دل کو اور پریشان کیا جائے۔ لیکن اے ہمارے آقا ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارے محترم بھائی نعمت اللہ خان شہید پر جو مظالم سرزمین کابل میں کئے گئے ان سے ہمارے دلوں کو بہت سخت صدمہ پہنچا ہے بلاشبہ ظالم اپنی پاداش کو پہنچے گا جیسا کہ وعدہ الٰہی ہے مگر ابھی تک ہمارے دل اس صدمہ سے زخمی ہیں۔ ہاں اپنے بھائی کے صبر اور استقلال سے جام شہادت پینے کا رشک کرتے ہیں۔ اور ایک طرح ہم خوش ہیں کہ ہمارے بھائی نے حضرت مولانا عبد اللطیف شہید کی طرح اپنے خون سے کابل کی سنگلاخ زمین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایسا اشتہار دیا ہے جو ہماری قلموں اور سیاہیوں سے نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سرخ اشتہار ایک نہ ایک دن اپنا رنگ لائے گا۔ کابل میں اتمام حجت ہو گئی کیونکہ آج سے سالہا سال پہلے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو خبر دی تھی کہ شاتان تذبحان جو بڑی شان سے اب پوری ہو چکی ہے۔

حضور والا نے کابل کے ظالم امیر کے برخلاف جس رنگ میں صدائے احتجاج بلند کی اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کے خاطر عاطر پر اس واقعہ سے کس قدر صدمہ پہنچا۔ اے ہمارے آقا یہ شہادت با برکت ثابت ہوگی اور وہ دن دور نہیں جبکہ کابل کی سرزمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوجیں ہوں گی اور وہ اپنے آبا و اجداد کے اس فعل پر نفریں بھیجیں گی۔

اسی طرح حضرت مسیر ناصر نواب صاحب مرحوم کی وفات بھی ہمارے لئے کوئی کم صدمہ نہیں کیونکہ ان کو جو نہایت قریبی تعلق خاندان نبوت سے تھا اس کے علاوہ حضرت میر صاحب سلسلہ کے سرگرم اور کارکن ممبر تھے جنہوں نے آخری دم تک سلسلہ کی وہ خدمت کی کہ کئی جوانوں کی طاقت سے بالاتر ہے۔ مسجد نور، دارالضعفاء اور نور ہسپتال آپ کی زبردست یادگاریں ہیں۔

پھر جماعت دہلی کے وائس پریذیڈنٹ شیخ فضل کریم صاحب کی وفات ہماری جماعت کے لئے خاص طور پر باعث صدمہ ہے۔ اسی طرح تمام جماعت کے لئے بعض اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کا اس جہان فانی سے گزرنا بھی ہے۔

حضور والا۔ ہم نے حضور کے غیر حاضری میں حضور کے مقرر کردہ امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے رکھا اور کوشش کی کہ جماعت کا امن قائم رہے تا کہ کسی واقعہ ناخوشگوار کو پڑھ کر ولایت میں حضور کے اوقات گرامی میں ہرج واقع نہ ہو۔ ہم حضور کی غیر حاضری میں ویسے ہی مطیع اور فرمانبردار رہے جیسا کہ حضور کی حاضری میں۔

حضور والا۔ ہم اپنے ایڈریس کو بخوف طوالت ختم کرتے ہیں۔ اور ایکبار پھر دعا کرتے ہیں کہ حضور کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضل اور رحم کے سایہ میں رکھے۔ حضور کو عمر نوح عطا ہو تمام خاندان نبوت سرسبز اور شاداب رہے۔ حضرت ام المومنین کی آنکھیں حضور کے دیدار سے مسرور ہوں اور جیسا کہ وعدہ الٰہی ہے جلد اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے اور اسلام ہی دنیا کا مذہب ہو اور تمام دشمنان ملت اور حاسدان بدفطرت ناکام و نامراد ہوں۔

این دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

خادمان۔ ممبران جماعت احمدیہ شملہ و دہلی

جماعت لودھیانہ کا ایڈریس

جس کو شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ لودھیانہ نے سٹیشن لودھانہ پر پڑھا۔ عرفانی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سپاسنامہ

بحضور حضرت قدوۃ السالکین امام العارفین حاجی الحرمین الشریفین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

* نوٹ: غلطی سے [illegible] - مرتب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان پر ظاہر ہو کہ وہ خبر اس کے لیے انہیں تھی کیونکہ وہ تو وہاں* بحیثیت ایک قیدی یا نظر بند کے رہا ہے۔ دراصل یہ خبر مسیح محمدی کے خلیفہ محمود کی عظمت و شان کی وجہ سے وہاں جانے کی صورت میں پوری۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس سفر میں اس باطل کا سر ہر جگہ حضور کے قدموں سے کچلا گیا۔ اور یقین ہے کہ اب یہ گروہ جو دشمن اسلام ہے مٹ جائے۔

حضور والا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام فضل عمر رکھا ہے۔ اور مسیح موعود نے آپ کو ظلی طور پر موعود و آخرالزماں کی خبر میں داخل کیا ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ واقعات نے جو سفر یورپ میں پیش آئے آپ کو ان ناموں کا مصداق واقعی ثابت کیا۔ چنانچہ غیروں نے بھی آپ کا ذکر "مسیح موعود" اور "عمر" کے نام سے کیا ہے اور "باب لد" پر قتل دجال کی خبر بھی لفظاً لفظاً ہماری تائید کرتی ہے کیونکہ تمام دنیا میں سوائے "لڈگیٹ" لنڈن کے اور کوئی باب لد نہیں جہاں حضور نے اسلام کی فتح کے لیے دعا کی اور اخبارات نے آپ کا تعارف اس نشانی کے ذریعہ لوگوں سے کرایا اور پھر یہ سفر ہی وہ مبارک سفر ہے جس میں لیظھرہ علی الدین کلہ کا وعدہ ربانی جو مسیح موعود کے لیے مخصوص ہے بلاد غربیہ میں نمائش کے موقعہ پر حضور کے دست مبارک پر ہوا۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے اس فضل عظیم کی وجہ سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور حضور کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ بیج جو اس سفر میں بویا گیا ہے جلد بار آور ہو اور اصلها ثابت وفرعها فی السماء کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ دیکھیں۔ آمین

حضور والا۔ ہم نہایت ادب سے حضور کو اس بے بہا اضافہ پر جو کہ خاندان اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوا۔ تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کی ذریت پاک کو ترقی عطا فرمائے۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے ظلمت کافور ہو اور سلسلہ کا نورانی چہرہ دنیا کو منور کر دے جیسا کہ منشاء الٰہی ہے۔

حضور والا۔ ہم حضور کی مفارقت سے طبعاً پریشان تھے لیکن جو مبارک پیغام حضرت بلاد غربیہ کو لیکر گئے تھے وہ منشاء الٰہی کے ماتحت تھا اور بہت ہی اہم تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی زبردست پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اس لئے ہم نے حضور کی مفارقت کو جو کہ حقیقتاً ہمارے لئے سخت باعث تکلیف تھی برداشت کیا۔ یورپ جانے کا مشورہ تو ہم نے خوشی سے دیا۔ مگر وہ گھڑی جس وقت حضور ہم سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے۔ ایسی سخت تھی کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہم اس وقت کہتے تھے کہ ہم نے کیوں حضور کو یورپ جانے کا مشورہ دیا مگر چونکہ فتح یورپ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں سے رکھی گئی تھی وہ آپ کے مبارک ہاتھوں پر آسمان پر مقدر ہو چکی تھی اس لئے ہم اس آسمانی فیصلہ پر صدق دل سے راضی ہو گئے اور ہم نے حضور کی علیحدگی کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔

حضور والا۔ ہم نے حضور کی غیر حاضری میں کوئی نماز ایسی ادا نہیں کی جس میں حضور کی نصرت اور کامرانی کے لیے درگاہ باری سے استمداد نہ کی ہو۔

حضور والا۔ جہاں ہم اخبارات انگلستان اور ہند میں حضور کی بے حد نصرتوں اور کامیابیوں کا غلغلہ پڑھکر مسرور اور شاداں ہوتے تھے۔ وہاں چند ایک ایسے سانحات دل خراش نے بھی ہم کو پریشان کئے رکھا جو کہ تمام جماعت احمدیہ کے لئے پریشان کن تھے۔ اور یہ وہی رنج دہ واقعات تھے جن کا نظارہ قبل از وقت دکھایا گیا تھا جس کی وجہ سے حضور نے فرمایا تھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر اوروں کو معلوم ہوتا تو وہ کبھی اتنا لمبا سفر اختیار نہ کرنے دیتے چونکہ حضور کی طبیعت بحری اور بری سفروں کے اور متواتر مصروفیتوں کے باعث تنگ ہو چکی ہے اس لئے دل نہیں چاہتا کہ ان واقعات کا ذکر کر کے حضور کے دل کو اور پریشان کیا جائے۔ لیکن اے ہمارے آقا ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہمارے محترم بھائی نعمت اللہ خاں شہید پر جو مظالم سرزمین کابل میں کئے گئے ان سے ہمارے دلوں کو بہت سخت صدمہ پہنچا ہے بلاشبہ ظالم اپنی پاداش کو پہنچے گا جیسا کہ وعدہ الٰہی ہے مگر ابھی تک ہمارے دل اس صدمہ سے زخمی ہیں۔ ہاں اپنے بھائی کے صبر اور استقلال سے جام شہادت پینے کا رشک کرتے ہیں۔ اور ایک طرح ہم خوش ہیں کہ ہمارے بھائی نے حضرت مولانا عبداللطیف شہید کی طرح اپنے خون سے کابل کی سنگلاخ زمین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایسا اشتہار دیا ہے جو ہماری قلموں اور سیاہیوں سے نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سرخ اشتہار ایک نہ ایک دن اپنا رنگ لائے گا۔ کابل میں اتمام حجت ہو گئی کیونکہ آج سے سالہا سال پہلے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو خبر دی تھی کہ شاتان تذبحان جو بڑی شان سے اب پوری ہو چکی ہے۔

حضور والا نے کابل کے ظالم امیر کے برخلاف جس رنگ میں صدائے احتجاج بلند کی اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کے خاطر عاطر پر اس واقعہ سے کس قدر صدمہ پہنچا۔ اے ہمارے آقا یہ شہادت بابرکت ثابت ہو گی اور وہ دن دور نہیں جبکہ کابل کی سرزمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوجیں ہوں گی اور وہ اپنے آبا و اجداد کے اس فعل پر نفریں بھیجیں گی۔

اسی طرح حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کی وفات بھی ہمارے لئے کوئی کم صدمہ نہیں کیونکہ ان کو جو نہایت قریبی تعلق خاندان نبوت سے تھا اس کے علاوہ حضرت میر صاحب سلسلہ کے سرگرم اور کار کن رکن تھے جنہوں نے آخری دم تک سلسلہ کی وہ خدمت کی کہ کئی جوانوں کی طاقت سے بالاتر ہے۔ مسجد نور، دارالضعفاء اور نور ہسپتال آپ کی زبردست یادگاریں ہیں۔

پھر جماعت دہلی کے وائس پریذیڈنٹ شیخ فضل کریم صاحب کی وفات ہماری جماعت کے لیے خاص طور پر باعث صدمہ ہے۔ اسی طرح تمام جماعت کے لئے بعض اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کا اس جہان فانی سے گزرنا بھی ہے۔

حضور والا۔ ہم نے حضور کے غیر حاضری میں حضور کے مقرر کردہ امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے رکھا اور کوشش کی کہ جماعت کا امن قائم رہے تاکہ کسی واقعہ ناخوشگوار کو پڑھ کر دل میں حضور کے اوقات گرامی میں ہرج واقع نہ ہو۔ ہم حضور کی غیر حاضری میں ویسے ہی مطیع اور فرماں بردار رہے جیسا کہ حضور کی حاضری میں۔

حضور والا۔ ہم اپنے ایڈریس کو بخوف طوالت ختم کرتے ہیں۔ اور ایکبار پھر دعا کرتے ہیں کہ حضور کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضل اور رحم کے سایہ میں رکھے۔ حضور کو عمر نوح عطا ہو تمام خاندان نبوت سر سبز اور شاداب رہے۔ حضرت ام المومنین کی آنکھیں حضور کے دیدار سے مسرور ہوں اور جیسا کہ وعدہ الٰہی ہے جلد اسلام تمام دنیا پر غالب آ جائے اور اسلام ہی دنیا کا مذہب ہو اور تمام دشمنان ملت اور حاسدان بدفطرت ناکام و نامراد ہوں۔

این دعا از ما و از جملہ جہان آمین باد

خادمان۔ ممبران جماعت احمدیہ شملہ و دہلی

جماعت لودھیانہ کا ایڈریس

جس کو شیخ محمد شفیع صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ لودھیانہ نے سٹیشن لودھانہ پر پڑھا۔ عرفانی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سپاسنامہ

بحضور حضرت قدوۃ السالکین امام العارفین حامی الحرمین الشریفین حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

* نوٹ: غلطی سے [illegible] رہ گیا [illegible] ہوا۔ عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بتقریب مراجعت از سفر یوروپ)

حضرت والا! السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ

حمد و ثنا ہو اس ذات باری کی جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم خادمان اور مشتاقان زیارت کو اس ساعت سعید سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع دیا کہ پانچ ماہ کی مفارقت کے بعد ہم پھر اپنے آقا و امام کے رخ پر انوار سے اپنی چشم ہائے مشتاق کو منور اور قلوب ہائے منتظرہ کو مطمئن اور مسرور کر سکے۔ اور درود و سلام ہو اس سید الرسل فخر بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جس کی کامل اتباع و فرمانبرداری سے انسان خدا تعالیٰ کا مقرب اور محبوب بن جاتا ہے اور جس کے روحانی فیوض اور برکات کا چشمہ ہر زمانہ میں جاری اور جس کا بے نظیر اعجاز اس زمانہ میں حضرت اقدس سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے وجود مسعود کے ذریعہ ظہور فرما ہوا۔

حضور پر نور! ہماری روحیں اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ بے اختیار بارگاہ رب العزت میں سربسجود اور ہمارے قلوب اس قادر و توانا کی حمد و ثنا سے معمور ہو رہے ہیں جس نے اپنے فضل عظیم اور حکمت کاملہ سے حضور سا مقدس وجود جماعت احمدیہ کی رہنمائی کے لئے اور دنیا کی فلاح بہبود کے لئے خلافت کے منصب جلیلہ پر متمکن فرمایا اور جس کے قلب صافی میں اسلام کی شوکت و جلال کے اظہار اور اشاعت حق کا وہ مضطربانہ جوش و اخلاص ودیعت کر دیا ہے کہ جس سے بے قرار ہو کر اے اولوالعزم خلیفہ (ایدہ اللہ بنصرہ) آپ نے باوجود اندرون خانہ تکالیف۔ مالی مشکلات اور ناسازی طبع کے جماعت کی خواہش اور الحاح پر چھ ہزار کوس کے بحری و بری سفر کی صعوبتوں کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے برداشت کیا پس اے امام والا مقام! ہم دلی جوش اور کامل اخلاص بھرے دل سے حضور کے مع الخیر اور فائز المرام مراجعت فرمانے پر

مبارکباد

عرض کرتے ہیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تقدس مآب! ۱۹۱۴ء کا وہ یوم سعید جبکہ اللہ تعالےٰ نے منصب خلافت کا بار گران آپ کے کندھوں پر رکھا یہ روز مبارک احمدیہ جماعت کی ترقی زندگی کی تازہ روح تبلیغ کا جوش و اخلاص اور بے نظیر اندرونی تنظیم و تمکن پیدا ہونے کا دور جدید تھا۔ آپ ہی کے وجود مطہر کے ذریعہ اور آپ ہی کے عہد سعادت مہد میں ممالک یوروپ و امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام شروع ہوا۔ اور خانہ ہائے خدا یوروپ و امریکہ میں تعمیر کرانے کی سعادت عظمیٰ ابدالآباد تک کے لئے آپ ہی کے لئے حصہ میں آئی۔ آج پنجوقتہ نعرہائے توحید کی خوشگوار آوازیں غافل و تثلیث پرست انسانوں کے کانوں میں پہنچانے کے آپ ہی موجب ہوئے۔ یہ محض آپ ہی کی دعاؤں فیوض و برکات کا نتیجہ ہے کہ یورپ و امریکہ کے صدہا تثلیث پرست گھرانے توحید کا اقرار کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو کر بارگاہ رب العزت میں سربسجود ہو رہے ہیں۔

اے مقدس رہنما! ویمبلے نمائش کی عدیم المثال آرائش و زیبائش کروڑوں کا صرف۔ لکھوکھا افراد کا اجتماع جو دنیوی ترقی اور فانی عزتوں کی افزائش کے لئے تھا۔ ہماری نگاہوں میں بیکار محض ہوتا۔ اگر حضور جیسے روحانی معلم کے ذریعہ حیات ابدی کا پیغام یورپ امریکہ کے کانوں میں نہ پہنچایا جاتا۔ اہالیان انگلستان کی یہ خوش قسمتی تھی کہ آپ کے قدوم میمنت لزوم کی سرزمین انگلستان کو نواز اگیا۔ اور ویمبلی نمائش کا انعقاد حقیقتاً اسی پیغام حق کو پہنچانے کی غرض سے وقوع میں آیا تھا اور حضرت مسیح موعود کی تبلیغ اسی ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچنی تھی۔

حضور اقدس! ہم اس امر کے معترف ہیں کہ اہالیان انگلستان نے آپ کے وجود مسعود سے استفادہ حاصل کیا۔ اور یوروپین پریس نے جو کسی بڑے سے بڑے مشرقی الشان کے تذکرہ کے لئے اس کثرت سے اپنے کالموں میں جگہ نہیں دیتا جس تفصیل اور اعادہ سے اس نے حضور کی ذات والا صفات اور سلسلہ احمدیہ کے حالات کے لئے اپنے کالموں کو وقف کر دیا۔ جسے ہم ترقی اسلام کے لئے فال نیک اور انگلستان کی سعادتمندی کی دلیل سمجھتے ہوئے، اہالیان انگلستان کے شکرگذار ہیں۔

اے فرستادہ خدا کے جانشین! کانفرنس مذاہب میں آپ کے بے نظیر مضمون نے ثابت کر دیا کہ دنیا میں زندہ و بابرکت مذہب صرف اسلام ہے اور تعدد ازدواج۔ غلامی۔ سود اور طلاق وغیرہ کے مسائل جو اقوام یوروپ کی نگاہ میں بھیانک۔ اور جن کو سولیزیشن کے خلاف تصور کر کے نفرت سے دیکھا جاتا تھا آپ نے ایسی فصاحت و خوبی سے ان کو بیان فرمایا کہ اہالیان انگلستان کی زبانوں اور قلموں نے اس کا اعتراف کیا اور سچ تو یہ ہے کہ حضور نے دعوت و تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ سفر یورپ کے ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر تبلیغ اور اشاعت اسلام کی وہ سکیم جسے حضور اپنے اولوالعزمانہ ارادوں سے عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں اس کے ساتھ وہ نیم سحری دعائیں جو حضور اسلام کی ترقی و جلال کے لئے بارگاہ رب العزت میں کر رہے ہیں پھر یوروپین لوگوں کا رجحان اسلام اور ان کی سچے اور کامل مذہب کے لئے تلاش و جستجو ایسے قرائن و آثار ہیں جو خدا کے فضل و رحم سے یقین دلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا ارشاد پورا ہونے کا وقت جلد آرہا ہے ؎

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس میرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن

وہ وقت دور نہیں بلکہ نزدیک ہے جبکہ یوروپین اقوام تثلیث پرستی کے جوئے سے آزاد ہو کر جوق درجوق حلقہ بگوش اسلام ہوں اور مغرب سے طلوع آفتاب کے آسمانی نوشتے پورے ہوں۔

اے اولوالعزم تیرے ہی ذریعہ حضرت مسیح موعود کا کشف لنڈن کے ممبر پر کھڑے ہو کر تقریر کرنے کا پورا ہوا اور تیری نسبت حضرت مسیح موعود کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب تیرے اولوالعزمانہ کارناموں تیری دعاؤں کی قبولیت، تیرے فہم و فراست۔ تیرے خدادا د علم و فضل تیرے عرفان رموز قرانی۔ تیرے جوش تبلیغ اسلام۔ تیرے تاریک دلوں کو منور کرنے اور تیرے ساتھ خدا کی چمکتی ہوئی تائیدوں اور نصرتوں نے روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا کہ لاریب یہ بشارت عظمیٰ تیرے ہی لئے تھی۔

پس اے عارف باللہ:۔ ہم خادمان حضور پھر ایک مرتبہ مبارکباد عرض کر کے آپ کی درازی عمر اور آپ کے ارادوں میں کامیابی و نصرت الٰہی کی دعا کر کے اس سپاسنامہ کو ختم کرتے ہیں:۔

ہم ہیں خادمان	محتاج دعا
احمدیان لودہیانہ	خاکسار محمد شفیع سکرٹری

خریداران الحکم یاد رکھیں

۱۹۲۵ء کی قیمت اور ۲۴-۱۹۲۳ء کی بقایا یا قیمتوں کی وصولی کے لئے وی پی جا رہے ہیں وصول کر کے اپنے خادم قدیم کا حق ادا کر دیں

وی پی میں کوئی پرانا پرچہ بھیجا جاتا ہے قادیان کے وی پی بھی جاری ہو رہے ہیں۔

عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

179

ایڈریس

بحضور حضرت اقدس فضل عمر مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح موعود ایدہ اللہ بنصرہ بموقعہ مراجعت از سفر مصر و دمشق بیت المقدس لنڈن وغیرہ وغیرہ بر وقت گذر بمقام سٹیشن چھاؤنی جالندھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الیس اللہ بکاف عبدہ   خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ   ھو الناصر

یسبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلو علیھم اٰیٰتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ٥ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذو الفضل العظیم ط پارہ ۲۸ سورۃ جمعہ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک ہے وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنیکے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ توحید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پرکیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک و جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خداوند تعالیٰ نے اپنے رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً۔

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

سیدنا و سید المسلمین ! اگرچہ حضور کے خادمان کا وہی ایڈریس ہے۔ جو قوم کی جانب سے جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے بحیثیت جنرل سکرٹری ہونے کے بروقت ورود بمبئی میں پیش کیا ہے اس کے بعد ضرورت نہ تھی کہ ہر جگہ کی جماعتیں فرداً فرداً ایڈریس و خیر مقدم پیش کریں۔ لیکن دلی جذبات ہر ایک کے اندر موجود ہیں۔ وہ بے چین کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ مناسب طریق اور مناسب وقت پہ ادا نہ ہوں۔ اس لئے میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے ہر ایک فرد کی جانب سے جن میں سے اکثر اس وقت حاضر ہیں۔ حضور کو اس قدر دور و دراز سفر سے بخیریت واپسی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

اے حضرت مصلح موعود ! جو پروگرام بروقت روانگی حضور نے اپنے لئے بغرض اشاعت اسلام مقرر فرمایا تھا جس کو حضور نے اپنے گرامی نامہ میں جو قبل از وقت روانگی شایع فرمایا تھا۔ صراحت کے ساتھ مذکور فرمایا ہے۔ اس میں پورے طور پر اور ہر طریق پر حضور کو کامیابی حاصل ہوئی اور سلسلہ احمدیہ کے حالات اور خیالات امن جو مذہب اسلام کی ترقی کا روشن اور کامیاب پہلو ہے۔ یورپ ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے اعلیٰ اور ادنیٰ طبقہ میں پہنچانے میں جو نصرت حضور کو حضرت رب العزت نے عطا فرمائی۔ اس کی میں حضور کو دوبارہ مبارکباد عرض کرنے کی تمنا کرتا ہوں۔

یا خلیفۃ المسیح موعود ۔ گو حضور نے یورپ امریکہ بلکہ تمام دنیا میں ترقی اسلام کے وسائل سالہا سال سے پہلے بموجب حکم حضرت احدیت جل و علیٰ شانہٗ مستحکم طور پر قایم فرمائے ہوئے تھے۔ لیکن مسجد لنڈن کا بنیادی پتھر اپنے بابرکت دست مبارک سے رکھکر اور جو مضمون اس پر تحریر فرمایا۔ اس کو اپنے دست مبارک سے مسجد پر چسپاں فرماکر اسلام اور خدائے واحد کا نام خطہ یورپ میں مستحکم فرما دیا۔ گویا خدائے واحد نے اپنے واحد نام کے دنیا میں روشن کرنے۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے نبی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے حضور کو منتخب فرمایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملا اعلیٰ میں جو مرتبہ اور فضلیت حضور کو حاصل ہے۔ آج دنیا میں اس کا ثانی نہیں۔ اور یہی انسانی پیدائش کی غرض اصلی ہے۔ اس لئے میں حضور کی خدمت بابرکت میں تیسری دفعہ پھر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اور امیدوار ہوں۔ کہ میرے خاندان کے لئے دعاؤں کے ساتھ قبولیت کا شرف بخشا جائے گا۔

جناب اعلیٰ ! وہ کوائف اور صدمات جو حضور کو اپنے خاندان اور قومی افراد کی تکالیف اور مصائب کی وجہ سے دوران سفر میں پیش آئے جن کو حضور نے نہایت صبر سے برداشت فرماکر قوم کو صبر کی تلقین فرمائی حضور عالی! ہر جا کہ گل است خار است۔ جس طرح پھول تک ہاتھ پہنچانے میں پہلے کانٹوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسی طرح مبشرات سے پہلے منذرات کا ہونا لازمی ہے۔ اور خدائے قدوس عالم الغیب نے پہلے ہی ان کی اطلاع حضور کو دیدی تھی۔ جیسا کہ گرامی نامہ میں تحریر ہے ان کا ظاہر ہونا ضروری تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی متواتر فرمایا ہے۔ اس لئے یہ یقیناً آنے والی کامیابی اور نصرت کا پیش خیمہ ہے۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ نعمت اللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ سنگساری نے ہمارے خون میں جوش پیدا کر دیا تھا۔ اور انتقام کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لیکن جیساکہ اسلامی تعلیم نے ہماری رہنمائی کی اور حضور نے اسپر عمل فرماکر ہمارے جوشوں کو صبر کے ساتھ مبدل کر دیا۔ ہم رب العالمین کے حضور میں دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور دو یہ کہ سرزمین کابل میں احمدیت کا سورج روشن ہو۔

پیارے امام اور رہنمائے روحانی! حضور کے ساتھ ہمارے تعلق کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کے گود میں ہو۔ جو گود سے اترنا نہیں چاہتا لیکن بعض وقت وہ کسی ضرورت سے بچہ کو دوسرے کے سپرد کرکے اس سے علیحدہ ہوئے دریافت کرتی ہے کہ میں فلاں کام کر آؤں۔ اور وہ بچہ اپنی والدہ کو اجازت بھی دے دیتا ہے۔ لیکن بچہ کے آنکھ اور دل اپنی والدہ ہی میں ہوتے ہیں۔ اور ذرا توقف ہونے کی حالت میں دوسرے کی گود خواہ کیسی ہی آرام دہ کیوں نہ ہو۔ اپنی والدہ کے لئے تڑپ جاتا ہے اور جب والدہ آتی ہے رو کر ملتا ہے۔ بچہ چلنے پھرنے کی حالت میں والدہ کے گرد کھیلتا ہے اور چلتا پھرتا ہے مگر محبت کی رسی والدہ میں بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر بچہ فاصلہ پر چلا جائے تو یہ محبت کی رسی کم نہیں بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔

پیارے اور واجب الاحترام امام! بے شک اس والدہ کی طرح حضور نے بھی ہم سے دریافت فرمایا کہ "میں لنڈن ہو آؤں" اور ہم نے بھی یہی رائے دے دی مگر پھگواڑہ ریلوے سٹیشن سے حضور کی سواری کا روانہ ہونا تھا۔ کہ ہمارے دلوں کی وہی حالت تھی جو بچہ کو اپنی والدہ کے نظر سے اوجھل ہو جانے کی حالت میں ہوتی ہے۔ اور جوں جوں زمانہ زیادہ گذرتا جاتا تھا محبت اور جدائی کی تڑپ بھی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ یہی تڑپ تھی جس نے ہم کو دعاؤں میں مصروف کر دیا اور دن رات کی تنہائی کی دعاؤں کے علاوہ پنج وقتہ نماز کے بعد سب ملکر ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا ہم نے ایک فرض کر لیا تھا۔ میری اس دلی تڑپ کو خدا تعالیٰ نے مقبول فرمایا۔ اور چند یوم کے بعد رویا میں

(باقی مضمون پر صفحہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سالانہ اجتماع

اور گذشتہ کی یاد

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

نمبر ۴

خدا کے وعدے قادیان کے متعلق

قادیان کی زمین کیلئے آسمان سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اب اس زمین کو ام الارض بنایا جائے دنیا کی قومیں اسکی چھاتی سے دودھ پئیں اور یہاں سے علم کی نہریں نکلیں اور دنیا کی زمین میں تقسیم کر دی جائیں۔ اس زمین کو معزز اور مکرم کیا جائے۔ اور وہی جلوہ جو تیرہ سو سال قبل مکہ کی زمین میں دیکھا گیا تھا۔ یہاں دیکھا جائے۔ اور وہ مثل پھر صادق آئے جسکو معماروں نے رد کیا وہ کونے کا پتھر ثابت ہوا۔

میرے دوستو! قبل اس کے کہ ہم قادیان کی زمین کے متعلق غور کریں ہم اس وادی غیر ذی زرع کا تصور کریں۔ وہ وادی اسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس کی ہر چیز اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر دال ہے کون نہیں جانتا کہ وہ ایک زمین کا ٹکڑا جس میں کوئی درخت پیدا نہیں ہوتا تھا اور اس میں پانی تک نہ تھا حالی نے اس ساری داستان کو مختصر کر دیا ہے اس لئے میں اس کو درج کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں سے

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشور ستاں تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا واں تھا قدم تک نہ آیا
نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس کے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر
نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آب باراں پہ تھی زندگانی
زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کی لپٹ باد صرصر کے طوفان
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیابان
کھجوروں کے جھنڈ اور خار مغیلان
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کل کائنات اسکی یہ تھی
نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی
نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی
خدا کی زمیں بن جتی سربسر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

یہ اس زمین کی حالت تھی مگر جب خدا تعالیٰ نے اس زمین پر اپنا کرم کر دیا اور آسمان سے اس کی زندگی کے لئے پانی اتارا تو یہ زمین ام القریٰ قرار دی گئی دنیا کے کونوں سے لوگ اس طرف دوڑے ہوئے آنے لگے۔ اور اس زمین کی مشکلات برداشت کرتے اور خوش ہوتے۔ وہ جو اپنے محلوں میں گدیلوں پر سوتے۔ وہ ارض حجاز کی زمین پر سو کر خوش ہوتے۔

وہ وحشت مٹ گئی۔ تمدن نے ڈیرے ڈالدیئے اس زمین کو خانہ بدوش دنیا کے فلاسفر اور معلم ٹھیرے غور کرو کیا انقلاب ہے۔ بالکل یہی نظارہ قادیان کی زمین کے متعلق خدا نے تیرہ سو سال کے بعد دکھلانا چاہا ہے

اگر میں شاعر ہوتا تو میں حالی کی طرح سے اس زمین کی حالت کا نقشہ کھینچ دیتا۔ قادیان ایک اب گاؤں تھا جو کہ کسی زمانہ میں بھی دنیا کے لوگوں کی توجہ کا باعث نہ تھا۔ فارسی النسل ایک خاندان اپنے ملک کو چھوڑ کر گوشہ عافیت میں زندگی بسر کرنے کے لئے ہندوستان آیا۔ اور ہندوستان میں اس نے پنجاب کے اس علاقہ کو پسند کیا۔ جس کو اور کوئی خصوصیت نہ تھی جسکی طرف وہ منسوب ہوتا۔ مگر یہ کہ بھینسوں کا علاقہ خیال کیا جاتا تھا اس لئے اس کو ماجھا کہا جاتا تھا۔

بس اس زمین کے باشندے اپنی شہرت اپنی خوبی سے نہیں بلکہ بھینسوں کی بدولت حاصل کئے ہوئے تھے۔ اور یہی ان کا پیشہ تھا وہ دانشوں کے چرواہے تو نہ تھے مگر بھینسوں پر ان کی زندگی کا دار و مدار تھا یہی وہ ملک تھا جو عربوں کی طرح سے غارتگری اور ڈاکہ زنی میں شہرۂ آفاق تھا۔

سکھوں کی گذشتہ حکومت کی ابتدا اسی زمین سے شروع ہوئی جسکی ابتدا لوٹ مار اور غارتگری تھی۔ ان کی ہستی عرب کے خانہ بدوش بدوؤں سے زیادہ اہم نہ تھی۔

یہی وہ ملک تھا جس میں تعلیم کے لئے کوئی اعلیٰ مدرسہ نہ تھا۔ چونکہ اسلامی حکومتیں دہلی اور لکھنؤ وغیرہ کی طرف تھیں اس لئے تعلیم بھی ادھر ہی تھی۔ اس لئے اس ملک کی کوئی خصوصیت سوائے جہالت کے نہ تھی۔

پس خدا نے چاہا کہ اس ملک میں ایک انقلاب پیدا کرے اس لئے اس نے قادیان کی بستی کو اس کے لئے چنا جو بالکل گوشہ گمنامی میں تھی۔

پس جب خدا نے قدرت نمائی چاہی اس وقت قادیان کے باشندے اگرچہ انسان تھے مگر ان کی طبائع وحشیوں سے زیادہ درندگی اپنے اندر رکھتی تھیں چنانچہ حق کی آواز پر جس قدر مخالفت انہوں نے کی۔ جس قدر دکھ انہوں نے دیئے اس قدر روئے زمین پر کسی جگہ نہیں دیئے گئے اگرچہ یہ سچ ہے کہ یہاں کوئی خون نہیں بہایا گیا مگر یہ لوگ خدا کے نبی کے مقابلے میں تھے اور دوسرے اس کے خادموں کے۔ پس ان کا ظلم ہر حالت میں بڑھکر تھا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے لولا الاکرام لھلک المقام ان کی طبیعتیں ایسی گندی تھیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو اپنے نبی کا احترام نہ ہوتا تو اس زمین کو ہلاک کر دیتا

پس ایسی زمین کو خدا تعالیٰ نے اپنے جلوے کے اظہار کے لئے چنا۔ تا حق پوشیدہ نہ رہے۔ مگر آنکھ کے اندھے تو سن کر معلوم کر سکتے لیکن دل کے اندھے نہ دیکھ کر نہ سن کر۔ اس بستی میں خدا نے اپنا نبی برپا کیا اور اس کے منہ میں اپنی زبان دی اور وہ بولا سے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ہم اس زمین کو اب واجب الاحترام بنائیں گے دنیا کی مخلوق اس طرح اس کی طرف دوڑے گی۔ جیسے حرم کی زمین کی طرف۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے یہ خدا کی باتیں ہیں جو پوری ہو کر رہیں گی یہ زمین اب دلہن بنائی جائے گی۔ اس کا نام ادب سے لیا جائے گا اس کی شہرت اب جانوروں کے نام سے نہیں ہوگی بلکہ خدا کے فرستادہ کے نام سے

ملائکہ اس زمین سے اترا کریں گے اور اس زمین کی دعائیں سنی جائینگی اس زمین میں بسنے والی قوم دنیا میں پھیل جائے گی اور ساری دنیا ان سے برکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(80)

حاصل کرے گی۔ اب دنیا میں ایسا تمدن رواج پائیگا اور ملوک اس سے برکت لیں گے۔ کوئی نہیں جو ان باتوں کو روک سکے۔ اس زمین کو ہم نے کہدیا کہ یہ ہماری ہے اس زمین اب خدا کے جلوے نمایاں ہوں گے۔ دنیا کو بدل دیا جائے گا۔ اور موجودہ سارا انتظام اس بستی کی خاطر درہم برہم کر دیا جائے گا۔ یہ خلاصہ ہے ان وعدوں کا جو خدا نے اس زمین کے ساتھ کئے یہ وعدے اور خبریں انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتیں کوئی نہیں جو ایسا دعویٰ کر سکے۔

اے دنیا کے عقلمندو تم کہاں ہو۔ سوچو اور اس کی مثال لاؤ کہ کیا یہ انسان کی طاقت ہے۔

ان وعدوں کو سنکر ساری دنیا اس کے مٹا دینے کے درپے ہو گئی۔ میں اگر اس کی ساری تفصیل بیان کرنے جاؤں تو عمر بھر لکھتا رہوں تب بھی شاید اس کو ختم نہ کر سکوں اندر سے اور باہر سے لوگ کھڑے ہو گئے کہ اس آواز کو مٹا دیا جائے۔ علماء کھڑے ہوئے جہلاء کھڑے ہوئے ہندو اور عیسائی حکومتیں عامۃ الناس۔ گھر کے اور باہر کے سب متفق ہو گئے۔ اس آواز پر آنے والے لوگوں کے ساتھ قادیان کے یزیدی طبع لوگوں نے وہ سلوک کئے کہ ان کی جھولیوں میں پاخانہ ڈالدیا آہ یہ واقعات تاریخ میں ہمیشہ نمایاں رہیں گے۔ ان کے لئے راستے بند کر دیئے گئے۔

انکو طرح طرح کے دکھ دیئے گئے مارا گیا اور گالیاں دی گئیں۔

خدا کے نبی نے منارۃ المسیح بنانا چاہا تو اس کے لئے ہندو کھڑے ہو گئے کہ ہمارے گھروں کی بے پردگی ہو گی۔ سبحان اللہ وہ قوم جو پردہ کی دشمن جو نیوگ کی حامی۔ وہ عدالتوں کے دروازہ کھٹکھٹاتی ہے کہ انکی مسجد میں اذان کے لئے نہ منے دیا جائے۔ اس لئے کہ ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی۔

وہ بستی جس میں ڈاکخانہ تک نہ تھا اور وہ مسیح موعود کے طفیل سے حاصل ہوا۔ جس میں کوئی حکیم نہ تھا۔ اس میں دنیا کے اطبا جمع ہو گئے۔ جہاں مدرسہ نہ تھا مدرسہ کھل گیا اور اخبارات نکل آئے علم کی روشنی پھیل گئی۔ مگر یہ لوگ ایسے محسن کش نکلے کہ احمد کے غلاموں کی خدمت کریں اور اپنے بچوں کا پیٹ پالیں احمدی مدارس میں بچوں کو تعلیم دلائیں۔ احمدی اطباء سے علاج کرائیں۔ لیکن دشمنی میں سب سے آگے۔

مجھکو وہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ قادیان کی بڑھتی ضرورتوں کو مدنظر کرتے ہوئے۔ احمدیوں نے قادیان کے مشرقی گڑھوں کو پر کر کے ایک خوبصورت آبادی بنا دینا چاہا۔ مگر قادیان کے سفاک طبع دشمن کھڑے ہو گئے کہ ان مکانوں کو گرا دیا جائے اور اس زمین کو گڑھا بنا دیا جائے تاکہ بجائے انسانوں کے اس جگہ مینڈک اور جھینگے وہاں پرورش پائیں۔

حکومتوں میں چارہ جوئی کی گئی۔ حاکموں کو لایا گیا ہر ممکن سے ممکن جھوٹ بولا گیا۔

میں اس وقت دیکھ رہا تھا جبکہ ایک ہندو افسر ساتھ تھا اور ہمارے خدمتگذار دشمن اور قادیان کے ہندو و مسلمان یک زبان ہو کر احمدی آبادی کی تباہی کے لئے کوشش کر رہے تھے۔

اس وقت ایک طویل القامت احمق نے جس کے سر پر بال بندھے ہوئے تھے حاکم کو کہا کہ جناب ہماری عزتیں اور ہماری جانیں ہر وقت خطرے میں ہیں۔ ذرا سی بات ہوتی ہے تو ایک سرخ جھنڈا اڑا دیا جاتا ہے۔ ہزاروں احمدی جمع ہو کر ہم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

الغرض مقدمہ کئے گئے ہمارے آدمیوں کو دکھ دیئے گئے اور ان کے ساتھ خود خدا کے نبی کے رشتہ دار کہلانے والے ملے ہوئے تھے۔ تب خدا نے مسیح موعود کو تسلی دی۔

"ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں سے کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد کر دیئے جاویں گے اور ختم ہو جاویں گے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جاویں گے ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ ان کی دیواروں سے غضب نازل ہوگا"

اے دنیا کے لوگو! آؤ اور دیکھو کہ یہ الفاظ کیسے پورے ہوئے۔ وہ مٹ گئے مٹا دیئے گئے اور قادیان کے اب واحد مالک وہ قرار دیئے گئے جنکی نسبت خدا نے فرمایا تھا۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور اپنی نعمتیں پوری کرے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی"

اے بدخواہ دشمنو آؤ دیکھو کہ کیا خدا کے الفاظ پورے نہیں ہوئے کیا یہ زمین خدا کے بندوں کا مرجع نہیں بنی۔ دیکھو میں یہ سطور اس زمین سے لکھ رہا ہوں جس پر فرعون حکومت کیا کرتا تھا اور میرا دل اس زمین مقدس کا طواف کر رہا ہے جس کا نام قادیان ہے۔

میں نے دیکھا کہ وہ جو خدا کے جری کے اقربا کہلا کر عفریت بنے ہوئے تھے ہلاک کر دیئے گئے۔ مگر ہاں جنہوں نے اس سے سچا پیوند کر لیا وہ اسی میں اور اسی کے ہو گئے برخلاف احمد کی اولاد پھیل گئی حتی کہ ان کے مکانات ان کے لئے کافی نہ رہے اور ان کو اور ہزاروں مکانات بنانے پڑے یہ اس لئے کہ خدا نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وسیع مکانک وہ جس قدر مکان بناتے ہیں کثرت سکان سے تنگ ہو جاتے ہیں۔

اے لوگو دیکھو کہ خدا کی قدرتیں اس طرح سے جلوہ نما ہوا کرتی ہیں۔ یہ زمین اب بھینسوں کے طفیل مشہور نہیں بلکہ اپنے علم و فضل کے طفیل۔

کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ اس زمین کے بچے قرآن کے معانی ان ملکوں میں کرتے ہیں جو عربی زبان کے گہوارے قرار دیئے گئے۔ اور لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔

دنیا کا کوئی شہر قادیان کے نام سے غافل نہیں یہ کس کی طاقت اور قوت میں تھا۔ وہ جو پردہ خفا میں تھا وہ ساری دنیا میں روشن ستارہ کی طرح چمکا۔

اس زمین میں دشمنوں کا ایک گروہ آریہ سماج کے نام سے پیدا ہوا۔ اور اس نے خدا کے فرستادہ کی مخالفت کے لئے اپنے ہتھیاروں کو تیز کیا۔

مگر چند سال نہ گذرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے صاعقہ کے طور پر ان پر طاعون نازل کی ان کے گھر مردوں سے بھر گئے ان کی عورتیں چیخ پکار سے آسمان کو سر پر اٹھانے لگیں ان کے بچے یتیم رہ گئے۔ انکی بیویاں لاوارث بیوائیں۔ انکے گھروں پر ذلت اور مسکنت چھا گئی۔

میں بچہ تھا اور یہ نظارہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ ہندو عورتیں مدت دراز تک اس مکان میں جو بڑی مسجد کے ساتھ ہے۔ چادریں باندھکر روتی سینے سے ننگی ہو کر سینہ کو کوٹتی اور آہ و بکا سے آسمان کو سر پر اٹھاتیں۔ ان کی تدبیریں خاک میں مل گئیں۔ ان کے وہ ہتھیار توڑ ڈالے گئے اور یہ آسمانی آفت تھی جس نے انکو ملیامیٹ کر دیا خدا کا نبی اولوالعزمی سے کھڑا رہا اور دن رات ترقی کرتا گیا بتلاؤ یہ کس انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ ایسے سامان پیدا کرے۔

دنیا کی شرارتیں دیکھ کر خدا نے آسمان سے ہندوستان کی زمین کے لئے طاعون کو نازل کیا اور یہ وہی آسمانی عذاب ہے جو پہلے بھی بعض انبیاء کے زمانہ میں آتا رہا۔

دنیا کو قبل از وقت خدا کے نبی نے اطلاع دی کہ دیکھو توبہ کرو۔ عذاب آ رہا ہے۔ مگر منکر خدا کی باتوں سے کب ڈرتے ہیں۔ اس نے اس وقت اطلاع دی کہ عذاب آئے گا۔ لیکن میرا گھر محفوظ رہے گا۔ میری بستی طاعون جارف سے محفوظ رہے گی۔ میری جماعت عام طور سے طاعون سے بچائی جائے گی بتلاؤ کہ یہ دعویٰ کون کر سکتا ہے۔ وہ اور صرف وہ جسکو خدا کہے۔ انی احافظ کل من فی الدار:

طاعون آئی اور اس نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گاؤں برباد کر دیئے۔ مگر قادیان طاعون جارف سے محفوظ رہا اور خدا کے نبی کا مکان انسانوں سے لیکر چوہوں تک کا جائے پناہ بنا رہا۔

طاعون نے اس طرف کا رخ بھی نہ کیا بتلاؤ کون ہے جو طاعون کے کیڑوں پر حکومت کرتا ہے وہ جو کسی کو کہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے وہ انسان جس میں دین کی کچھ تڑپ ہے آ قادیان آج بھی امن کی جگہ ہے قادیان دن رات ترقی کر رہا ہے۔

اب دشمن مایوس ہو چکے ہیں اب ان کی کمریں ٹوٹ گئی ہیں آ دیکھ! خدا نے اس بستی میں اپنا جلوہ دکھایا اس کے مکانوں کو معزز کیا۔ اس کی زمین میں برکت رکھی۔ اس کے دشمنوں کو پائمال کیا۔ اسکے خاندان کو بڑھایا اس کو متمدن زمین بنا دیا۔ اپنے وعدوں کو پورا کیا۔

اے خدا کے منکرو! آؤ قادیان خدا کی ہستی کی زندہ دلیل ہے آؤ ہم تمکو دکھائیں کہ خدا اپنے جلوہ اس طرح دکھاتا ہے آؤ اور بتلاؤ کہ وہ کہاں ہیں جو اس آواز کو مٹا دینا چاہتے تھے جو کہتی تھی کہ ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

یاتیک من کل فج عمیق ۔ یاتون من کل فج عمیق

اے الہام کے منکرو آؤ ہم تم کو بتلائیں کہ اس زمین میں خدا بولا۔ یہاں اس کے انوار اب تک چمک رہے ہیں۔

اے دنیا کے لوگو! میں تم تک کیسے اپنی آواز پہنچاؤں کہ اب تمہاری زندگی اور حیات کے لئے کوئی راستہ نہیں باقی نہیں مگر یہ کہ تم قادیان کی زمین سے اس کھوئی ہوئی زندگی کو حاصل کرو۔

ہمارا سالانہ جلسہ اب قریب ہے جو خدا تعالی کے ہزاروں معجزات کا مجموعہ ہے۔

اس کو دیکھو کہ کس طرح دنیا کے مخالفت کے باوجود خدا کا مسیح کامیاب ہو گیا اور کس طرح دنیا کے قلوب پر ملائکہ نے تصرف کیا۔ اور کس طرح اس بستی میں محض خدا کا جلوہ دیکھنے اور دکھانے کے لئے دنیا کے کناروں سے لوگ جمع ہو رہے ہیں۔

آؤ دیکھو کہ خدا نے مسیح موعود کی اولاد کو کیسے بڑھایا اور پھر دیکھو کہ وہ مکان جس میں خدا کا مسیح دن اور رات گذارا کرتا تھا۔ جو نوح کی کشتی کی طرح سے طاعون اسے حفاظت گاہ تھا۔ وہ کھڑا ہوا اپنے وجود سے انوار الٰہی کا ثبوت دے رہا۔

پس جو خدا کے قرب کو حاصل کرنا چاہے ان آیات اللہ کی تلاوت کرے۔

مبارک ہیں وہ جو اس عزم سے کھڑے ہوتے ہیں کہ وہ خدا کی تجلیوں کو دیکھیں۔ مبارک ہیں وہ جوان بلاد کی زیارت کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس زمین پر بستے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس زمین پر بستے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس طرح خدا نے انکو بلا کر جمع کیا۔ وہاں کی ہر چیز مبارک ہر وجود مبارک بس اے ساکنین حرم اے زائرین ارض مقدسہ تم سب کو میرا اہلاً ع

بعیدہ سے سلام۔

یار زندہ صحبت باقی

محمود احمد از مصر

بقیہ مضمون صفحہ ۵

مجھے دعا کا نظارہ دکھا کر دعا کی تعلیم فرمائی۔ اس طرح پر کہ تخت جہاز پر حضور نے میری روح کو طلب فرمایا۔ اور دعاء شروع کی جس میں میں بھی شریک تھا۔ بہت لمبی دعا کی گئی۔ اور ختم فرمانے کے بعد حضور نے بالکل اسی طریق پر جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام کا لہجہ اور صورت تھی۔ فرمایا۔ کہ اگر اس طرح دعا کی جائے تو خدا تعالے بیڑا پار فرما دیتا ہے۔"

"حضور اعلیٰ! ہمارے دلی جذبات کی کوئی انتہا نہیں۔ اور ان کے بیان کرنے کے لئے وقت بھی کافی نہیں۔ اس لئے بخوف طوالت میں دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم و رحیم محض اپنے فضل سے حضور کو دائمی تندرستی اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ کہ اسلامی انتہائی ترقی اور شوکت اور عظمت حضور کے دست مبارک سے ہو آمین۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ حضور میرے اور میرے خاندان کے واسطے بہبودی اور دارین کے لئے دعا فرما دیں۔ والسلام۔

گذرانیدہ عاجز دعاگو اور طالب دعاء

خاکسار حبیب الرحمٰن عفی اللہ عنہ احمدی۔ حاجی پور ریاست کپورتھلہ

نصرت جہاں کی تجھکو منظور تھی جو خاطر
اسلام پہ دوبارہ یہ جن ہے چڑھایا
بیتاب ہو رہے تھے فضل عمر کے عاشق
آنے سے آپ کے ہے آرام سب کو آیا
قدرت کی یہ دعا ہے پوری خدا تو کرنا
دونوں جہان میں تیرا محمود پر ہو سایہ

خاکسار۔ قدرت اللہ احمدی سنوری

اظہار ارادت و مسرت

۲۳ نومبر ۱۹۲۴ء کو ۲ بجے دن کے جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ٹرین انبالہ چھاؤنی پر پہنچی تو مجی مخلصی مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ہمہ سوز و اشتیاق کے لہجہ میں مندرجہ ذیل نظم بطور خیر مقدم پڑھی۔

عرفانی

ہے شکر اس خدا کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج میں نے پایا
حضرت نے خادموں کو رویا تھا اک سنایا
لنڈن میں میں گیا ہوں اور وعظ ہے سنایا
فضل عمر کو حق نے توفیق یہ عطا کی
رویا تھا جو مسیح کا پورا وہ کر دکھایا
ولیم دی کانگرر ہوا انگلینڈ میں گئے ہو
رویا میں آپ کو بھی حق نے تھا یہ بتایا
بارہ رفیق لیکر راہ خدا میں نکلے
ہے رعب ہر جگہ پہ اسلام کا جمایا
راہ خدا میں اپنا جب جان و مال سونپا
اسراف کا انہوں نے الزام ہے لگایا
تہذیب اور شرافت یہ ہے پیامیوں کی
گالی گلوچ دیکر ہم کو بہت ستایا
تیزی طبع کی دیکھو ہیں خال اسکو کہتے
خوبی میں جس کو حق نے مثل مسیح بنایا
ہو کر گئے قاہرہ سے پہونچے دمشق میں وہ
وعدہ خدا نے اپنا پورا ہے کر دکھایا
موسم بہت بری تھی لمبا بہت سفر تھا
گودی میں اپنی لیکر لنڈن میں جا بٹھایا
مقصد جو تھا نبی کا مطلب جو تھا مسیح کا
محمود کے ذریعہ پورا وہ کر دکھایا
احباب اور پیارو آنکھوں کی میرے تارو
تقوی نے آپ کے ہے دل کو میرے بسایا
سورج ہے کوئی تم میں تم میں کوئی قمر ہے
آقا نے میرے مجھکو لکھکر ہے یہ بتایا
مشرق سے چڑھ کے سورج مغرب پہنچ گیا ہے
مغرب سے حسب وعدہ جلدی چڑھا خدایا
تو سچے وعدوں والا وعدہ کیا ہے پورا
ہے لاکھ شکر تیرا آقا ہمارا آیا
مدت پھرا بھٹکتا میں جسکی جستجو میں
وہ گوہر تمنا ہے آج ہاتھ آیا
اور وہ دعائیں جسکی خالق سے مانگتا تھا
اینوں سے ہو گیا ہوں جسکے لئے پرایا